حکومت جموں وکشمیر

جموں وکشمیر قانون سازیہ کے مشترکہ اجلاس

سے

گورنر جموں وکشمیر

جناب این این وہرا

کا

خطاب

بدھوار، 25 مئی 2016ء

عزّت مآب سپیکر قانون ساز اسمبلی، عزّت مآب چیئرمین قانون ساز کونسل اور ذی وقار اراکینِ قانون سازیہ!

۱۔ مجھے اِس مشترکہ اجلاس میں شریک ہونے میں مسرّت ہورہی ہے، جس میں جموں وکشمیر کی تاریخ میں پہلی مرتبہ ایک نوجوان خاتون ایوان کے قائد کی حیثیت سے موجود ہے۔ یہ تاریخی واقعہ ہماری ریاست میں خواتین کو مقتدر اور با اختیار بنانے کی کرشمہ ساز مثال ہے۔

۲۔ میں اِس موقعہ پر احترام اور جذبے کے ساتھ مرحوم مفتی محمد سعید صاحب کی دہائیوں پر محیط بصیرت افروز لیڈر شپ کو یاد کرتا ہوں، جن کی پوری سیاسی زندگی غیر متزلزل سیاسی استحکام کے حصول اور جموں وکشمیر کے مفادات کو آگے بڑھانے سے عبارت ہے۔

۳۔ غالباً سب سے بہتر اجتماعی خراجِ تحسین، جو یہ ایوان مفتی صاحب کے تئیں پیش کرسکتا ہے، وہ یہ ہے کہ پوری ذہنی یکسوئی کے ساتھ ایک جامع سیاسی ماحول کی ترویج، ریاست کی تیز تر ترقی اور منصفانہ نشو ونما کے لیے ہاتھ سے ہاتھ ملاکر کام کیا جائے۔

۴۔ سابق وزیر اعلیٰ اکثر کہا کرتے تھے کہ یہ ایوان ملک میں سب سے با اختیار ہے۔ یہ ضروری ہے کہ بامعنی بحث اور تعمیری مباحثے کے ذریعے اِس اہم جمہوری اِدارے کے تقدس کو محفوظ رکھا جائے اور اِس کی افادیت میں

اضافہ کیا جائے۔ اِختلاف رکھنا، ہم سب کے درمیان اور حکومت اور دوسری طرف کے مابین موروثی اور بیش قیمت جمہوری عمل کا عنصر ہے اور کسی مرحلے پر بھی پست ہمتی یا اِختلاف رکھنے کی صداؤں سے ناگواری کا احساس نہیں ہونا چاہیے۔

۵۔ ہمیں یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ یہ ایوان جموں وکشمیر کے عوام کے حقوق اور مراعات کا محافظ ہے۔ اِس لیے یہ سود مند ہوگا کہ اگر عزّت مآب اراکین مباحثے کے عمل میں نظریات اور سیاسی وابستگیوں سے قطع نظر یہ ذہن میں رکھیں کہ اِختلاف کے معاملات میں ہم آہنگی تک پہنچنا اِس ایوان کو اپنا نازک کردار ادا کرنے اور ریاست کے لوگوں کے لیے اُس کی اعلیٰ ذمہ داریوں کی ادائیگی کے قابل بنائے گا۔

٦۔ ریاستی حکومت، آئینِ ہند میں جموں وکشمیر کو دی گئی خصوصی حیثیت کو تحفظ دینے کی وعدہ بند ہے اور یہ اتحاد کے ایجنڈا میں بھی طے پایا ہے، جو پی ڈی پی-بی جے پی مخلوط حکومت کی بنیاد ہے۔

۷۔ یہ ایک نیک شگون ہے کہ قومی سطح پر بھارت کے وزیر اعظم برصغیر کے لیے امن ایجنڈا کی ذاتی طور پیروی کرر ہے ہیں۔ یہ بیان کرنے کی ضرورت نہیں کہ اِس سے ریاست میں صورت حال کو معمول پر لانے میں مثبت نتائج ظاہر ہوں گے۔

۸۔ خطے میں دیر پا امن کے قیام کی کوششوں میں وزیر اعظم کی پاکستان تک پہنچے

کی جرأت مندانہ پہل کا ریاست میں خیر مقدم کیا گیا ہے اور امن کی اُمیدوں کا احیاء ہوا ہے ،خصوصاً سرحدوں کے ساتھ ، جہاں عوام کی زندگیاں منتشر ہوگئی ہیں ۔وزیراعظم کے دورہ لاہور اور مختلف سطحوں پر بعد کے مذاکرات نے ہماری ریاست کے لیے نئی اُمید جگائی ہے، جو طویل عرصے سے دونوں ممالک کے مابین ناپائیدار تعلقات کی ضرب سہتی رہی ہے۔

۹۔ ریاستی حکومت، مفاہمت اور ترقی کے حصول کے لیے امن اور مذاکرات کی راہ کو مضبوط بنانے کی وعدہ بند ہے۔ریاستی عوام کو اُمید ہے کہ ہمارے مغربی ہمسایہ کے ساتھ دوستانہ تعلقات کے قیام کے لیے احیاء شدہ اقدامات سے اَمن اور معمول کے حالات کی بحالی پر مثبت اثرات مرتب ہوں گے ،خصوصاً اُن لوگوں کے لیے جو سرحدی علاقوں میں رہائش پذیر ہیں اور جو سالہا سال سے عدم تحفظ کے ماحول میں رہ کر جانی اور اقتصادی نقصان اُٹھا رہے ہیں۔

۱۰۔ اعتماد سازی کے اقدام کے طور ،حکومت ہند سے اِشتراک کر کے میری حکومت لائن آف کنٹرول (ایل او سی) کے آر پار تجارت کے بڑھاوا اور توسیع کے لیے کوشاں رہی ہے۔اِس تناظر میں Trade Facilitation Centres کے بنیادی ڈھانچے کو فروغ دیا گیا ہے،رسل ورسائل کے نظام کو مضبوط کیا گیا ہے اور سب سے اہم یہ کہ حکومتِ ہند اور بھارتیہ ریزرو بنک

کی مشاورت سے حال ہی میں بنکنگ سہولیات کے طریقہ کار کے لیے اقدام اُٹھائے گئے ہیں۔

۱۱۔ امن کی برکتوں کو وسعت دینے کے لیے، ریاستی حکومت، خصوصاً سچیت گڑھ اور چملیال کے علاقوں میں سرحدی سیاحت کے فروغ کے لیے کام کر رہی ہے۔

۱۲۔ ہمیں اُمید ہے کہ مختلف جاری اقدامات سے ہم بہت جلد معمول کے حالات، امن اور خوشحالی کے دور میں داخل ہو جائیں گے، جس کے لیے ریاستی عوام متمنی رہے ہیں۔

۱۳۔ ریاستی پولیس، دیگر حفاظتی دستوں کے ہمراہ امن و قانون کی برقراری اور شورش مخالف کارروائیوں میں اہم کردار ادا کر رہی ہے۔ اُن کی پیشہ ورانہ صلاحیت، ہمت اور تحمل شاباشی کے مستحق ہیں۔ البتہ، گذشتہ روز رونما ہوئے واقعات، جن میں ہمارے تین فرض شناس پولیس اہلکاروں کو ایک بُزدلانہ عمل میں ہلاک کیا گیا، ہمیں ہر بار سابقہ صورتحال کی طرف دھکیلتے ہیں جب ہم معمول کے حالات کی طرف بڑھ رہے ہوتے ہیں۔ ساتھ ہی ہمیں ایسے واقعات کو پھر سے وقوع پذیر ہونے سے روکنے کی ضرورت کے لیے کڑی چوکسی برتنا ہوگی۔ میں سول سوسائٹی پر زور دیتا ہوں کہ وہ مضبوطی کے ساتھ یک آواز ہو کر ایسے واقعات کے خلاف کمربستہ ہو جائیں اور یہ واضح پیغام دیں کہ ہم ہر کسی ایسی حرکت کے خلاف صف آرا ہو جائیں گے جو ہمارے

سماج کے مفادات اور ملک کی سلامتی کے خلاف ہو۔

۱۴۔ ترقی اور سماجی و اقتصادی نشو ونما کے بڑھاوا کے لیے یہ اقدامات ثمر آور ثابت ہوں گے اور ہمارے نوجوانوں کو پر امن اور سود مند زندگی گزارنے کے لیے راستہ ہموار کریں گے، جبکہ سیاسی اور قانون سازی کے عمل سے بہت سے اقدامات کو ادارہ جاتی بنایا گیا ہے۔

۱۵۔ میری حکومت، ہمارے ہونہار نوجوانوں کی صلاحیت کا ادراک کرنے کی بالکل وعدہ بند ہے۔ یہ مقصد ہماری ترجیحات میں سرفہرست ہے۔ اِس ضمن میں نوجوان نسل کے لامحدود جوش و جذبہ کو بروئے کار لانے کے لیے ایک کثیر جہتی حکمتِ عملی تیار کی جارہی ہے۔

۱۶۔ حکومت، تعلیمی نظام کو نئی جہت دینے اور اس کا درجہ بڑھانے میں لگی ہوئی ہے، تاکہ اِسے ایک کارگر ادارہ بنایا جائے، نہ کہ اسناد بانٹنے والا محکمہ، جو تعلیم یافتہ نوجوانوں کو نوکریاں تلاش کرنے کے لیے مجبور کرتا ہے، جو اُن کی صلاحیتوں اور تعلیمی قابلیت سے میل نہیں کھاتیں۔ بیان کرنے کی ضرورت نہیں کہ انڈین انسٹی چیوٹ آف ٹیکنالوجی اور انڈین انسٹی چیوٹ آف منیجمنٹ جیسے اعلیٰ معیار کے اداروں کے قیام سے ہماری ریاست میں پیشہ ورانہ تعلیم میں قطعی طور بہتری آئے گی۔

۱۷۔ ریاستی حکومت نوجوانوں میں تخلیقیت اور شعورِ مقصدیت کے احیاء کے لیے وعدہ بند ہے۔ پہلے ہی خود کفالت کی راہ پر گامزن صنعت کاروں سے حوصلہ

افزا اطلاعات موصول ہورہی ہیں، جو اپنے انٹر پرائز قائم کرنے میں کامیاب ہورہے ہیں، خصوصاً باغبانی ،دستکاری ،اطلاعاتی ٹیکنالوجی اور دیگر شعبہ جات میں۔ ریاستی حکومت ایسی سکیمیں لے کر آئی ہے جو نوجوان صنعت کاروں کی کاوشوں سے مطابقت رکھتی ہیں اور انہیں بڑھاوا دے رہی ہیں۔ ایسے اقدامات پہلے ہی ثمر آور ثابت ہورہے ہیں۔

۱۸۔ سِکل ڈیولپمنٹ حکومت کے لیے ایک اہم شعبہ ہے اور اِس ضمن میں پہلے ہی اہم اقدامات اُٹھائے گئے ہیں۔ National Vocational Education Qualification Framework کی عمل آوری کے علاوہ ریاست میں 13 پالی ٹیکنکوں اور ITIs میں ہیریٹیج کرافٹ کورس متعارف کرائے گئے ہیں۔

۱۹۔ دو کلسٹر یونیورسٹیوں اور دو انجینئرنگ کالجوں کے قیام سے ریاست میں تعلیمی اور تحقیقی سرگرمیوں کو خاطر خواہ فروغ ملنے کی اُمید ہے۔ سکولی تعلیم کا درجہ بڑھانے کی طرف توجہ مرکوز کرنے کے لیے ریاستی حکومت نے Chief Minister's Model School Scheme شروع کی ہے، جو ایسے سکولوں کے لیے بھی ہے، جن کو مختلف اداروں اور قانون ساز یہ اراکین نے اپنالیا ہے۔

۲۰۔ سابقہ سول سرونٹ کی حیثیت سے میں کمال اطمینان کے ساتھ محسوس کررہا ہوں کہ ہر سال ہمارے ہونہار لڑکوں اور لڑکیوں کی بڑھتی تعداد آل انڈیا

سول سروسز میں شامل ہورہی ہے۔ چند سال قبل ہمارے نوجوانوں میں سے ایک نے ملک بھر میں اوّل مقام حاصل کیا۔ اور کچھ روز قبل اننت ناگ کے ایک جواں سال لڑکے نے اِس سال کے انڈین ایڈمنسٹریٹیو سروس کی منتخبہ فہرست میں دوسری پوزیشن حاصل کی۔ مجھے اُمید ہے کہ اِن غیر معمولی حصولیابیوں سے تحریک حاصل کر کے ہمارے نوجوان ایسی ہی کامیابی کے لیے کوشاں رہیں گے۔ اس موقعے کا فایدہ اُٹھاتے ہوئے میں اُن تمام کو مبارک باد پیش کرتا ہوں، جو حالیہ برسوں میں آل انڈیا اور مختلف سنٹرل سروسز میں شامل ہوئے۔ میں بجا طور توقع رکھتا ہوں کہ اُن کی طرف سے خدمات کی انجام دہی کو آنے والے برسوں میں قومی سطح پر تسلیم کیا جائے گا اوران کی سراہنا کی جائے گی۔

۲۱۔ ہم روز افزوں مقابلہ جاتی دنیا میں رہ رہے ہیں۔ اگر ہماری ریاست کو بہتری کی طرف گامزن ہونا ہے تو ہمارے ہونہار نوجوانوں کو چاہیے کہ وہ مسابقتی بن جائیں۔ مستقبل کی پود کو اپنی آرزؤں کی تکمیل کے لیے اہل بنانے میں حکومت اعلیٰ تعلیم کے اداروں کے تعلیمی معیار میں عمدگی لانے اور اِس کا درجہ بڑھانے کے لیے تمام مطلوبہ اقدامات اُٹھائے گی۔ ساتھ ہی ساتھ حکومت مطلوبہ انتظامی اور دیگر اقدامات اُٹھائے گی، تاکہ ہمارے تعلیمی ادارے عالمی معیار حاصل کرنے کے اہل بن جائیں۔

۲۲۔ ہم ایک برق رفتار مواصلاتی دور میں رہ رہے ہیں اور نوجوانوں کو مختلف

عالمی اثرات سے دور نہیں رکھا جا سکتا۔ اساس پرستی کی حساسیت سے آگاہ ہوتے ہوئے ریاستی سرکار اِس بات پر یقین رکھتی ہے کہ ہمارے اپنے تمدن اور روایات کے احیائے نو اور ہمارے نوجوانوں میں اپنے ورثے کے تئیں احساسِ تفاخر پیدا کرنے سے اِن ناخوشگوار اثرات کو زائل کیا جا سکتا ہے۔ حکومت ریاست میں ثقافتی احیائے نو کے لیے مستعدی سے کام کر رہی ہے۔

۲۳۔ ہر چند کہ ریاست میں نوجوانوں کو درپیش چیلنجوں کا مقابلہ کرنے کے لیے حکومت بہت سارے اقدامات اُٹھا رہی ہے، اِس میں کوئی شُبہ نہیں ہونا چاہیے کہ کوئی بھی طریقہ کار ماسوائے اہل، دیانتدار اور حساس حکمرانی کے نئی نسل کی بیگانگی کا تدارک نہیں کر سکتا۔

۲۴۔ ہمارے جمہوری ڈھانچے میں حکومت کی مؤثر کارکردگی کا دارومدار انتظامی طریقہ کار کی اہلیت، بھروسہ مندی اور اعتباریت پر ہے۔ اگر چہ یہ مسائل کے انبار تلے دبی ہوئی ہے، جن میں سے اکثر کو بنیادی اصلاحات کی ضرورت ہے، نہ کہ عبوری حل۔ پی ڈی پی-بی جے پی اتحاد نظام کی اعتباریت کو بحال کرنے کے لیے پوری قوت سے مصروفِ عمل ہے۔

۲۵۔ حکومت کی پالیسی کا ایک اہم حصہ یہ ہے کہ پالیسی سازی میں جز وقتی طریقہ کار کو ترک کیا جائے اور اِس کے بجائے عوامی خدمات کی موثر فراہمی اور اچھی حکمرانی مہیا کرنے کے لیے نظاموں کو نئی جہت

دے کر قایم کیا جائے۔

۲۶۔ اِس تناظر میں پبلک سروس کمیشن کا مکمل اراکین کے ساتھ قیام اور سروس سلیکشن بورڈ کو مستحکم کرنے سے اِن کی کارگزاری میں پہلے ہی سرعت آئی ہے اور بھرتی عمل میں حد درجہ مطلوب شفافیت پیدا ہوئی ہے۔آج تمام بھرتیاں طے شُدہ طریقہ کار اور اداروں کی وساطت سے ہو رہی ہیں اور چور دروازہ سے کوئی بھی نہیں۔

۲۷۔ Fast Track بھرتی پالیسی کی پیروی کی جا رہی ہے، تا کہ دُور اُفتادہ علاقوں تک پہنچا جا سکے، جہاں اسامیاں، خصوصاً صحت اور تعلیم کے شعبہ میں بڑی مدت تک پُر ہونے سے رہ جاتی ہیں۔تمام بھرتیوں کے لیے تحریری امتحانات کو لازمی قرار دیا گیا ہے۔پولیس میں بھرتی عمل کو صحیح رُخ پر ڈال دیا گیا ہے، تا کہ چاک و چوبند اور سب سے اہل ہی فورس میں شامل ہوں۔محکمہ جات کے لیے ضروری ہے کہ اِی-ٹینڈرنگ کا نفاذ صحیح معنوں میں عملایا جائے، تا کہ ٹھیکوں کو الاٹ کرنے میں طرف داری، اقرباء پروری اور سرپرستی کا خاتمہ ہو۔

۲۸۔ نوجوانوں کے ساتھ ساتھ حکومت سماج کے حاشیہ پر کھڑے اور غیر محفوظ طبقوں کو درپیش مسائل پر توجہ مرکوز کر رہی ہے۔گذشتہ ایک سال میں ریاستی حکومت نے اہم فلاحی اقدامات اُٹھائے ہیں، جن پر کسی بھی متفکر انتظامی ڈھانچے کی بنیاد ہوتی ہے۔کُل ملا کر حکومت کی طرف سے اُٹھائے

گئے مختلف اقدامات کا منشا ہمارے سماج کے غریب تر طبقوں کے لیے سایۂ تحفظ فراہم کرنا ہے۔

۲۹۔ ''لاڈلی بیٹی'' اور ''آسرا اسکیم'' اِس سایۂ تحفظ کی دو مثالیں ہیں۔ ریاستی حکومت نے بچیوں کے مستقبل کو محفوظ بنانے اور اَن دیکھی آفت کی صورت میں کسی کنبے کے اکلوتے کماؤ کے تحفظ کے لیے براہِ راست مالی اِعانت فراہم کرنے کا بندوبست کیا ہے۔

۳۰۔ یہ بیان کرنے کی ضرورت نہیں کہ ریاست میں ایک خاتون کے حکومتی سربراہ کے ہوتے کوئی شُبہ نہیں ہونا چاہیے کہ پالیسی سازی واقعتاً جنس حساسیت کی طرف بڑھ رہی ہے۔ پہلے ہی خواتین پر مرکوز بہت سارے اقدامات عملائے گئے ہیں، جن میں زنانہ پولیس سٹیشن اور خواتین کے لیے مخصوص بس سروس شامل ہیں ۔یقیناً بہت سے ایسے اقدامات آنے والے ہیں۔

۳۱۔ ریاستی سرکار خواتین تجارتی مراکز قائم کرنے کا منصوبہ بنا رہی ہے، تاکہ خواتین کے گذر بسر میں آسانیاں پیدا کرنے کے لیے ان کو بااختیار بنایا جائے۔

۳۲۔ خواتین کی صحت کے معیار میں بہتری اور اُنہیں نازک زچگی کی نگہداشت کے لیے ہر ضلع میں ایک ماڈل میٹرنٹی ہسپتال ہوگا۔

۳۳۔ یہ بڑے اطمینان کی بات ہے کہ حکومتِ ہند نے ہماری ریاست میں

دو AIIMS قایم کرنے کو منظوری دی ہے۔ بیان کرنے کی ضرورت نہیں کہ اِن دو اعلیٰ ترین اداروں کی کارگزاری سے ہماری ریاست میں صحت نگہداشت خدمات کی فراہمی میں نمایاں بہتری دیکھنے کو ملے گی۔

۳۴۔ حکومت نے ریاست میں نیشنل فوڈ سیکورٹی ایکٹ (NFSA) نافذ کرنے کا قابلِ تعریف قدم اُٹھایا ہے۔ یہ قدم، جو سابقہ نظام سے برتر ہے، ریاست میں غذائی ضمانت کو فروغ دے گا، بالخصوص سماج کے کم مراعات یافتہ طبقوں کے لیے۔ NFSA کی عملدرآمد کے بعد استفادہ کنندگان کی تعداد میں 20 لاکھ کا اضافہ کیا گیا، جو سابق عوامی تقسیم کاری نظام میں 99 لاکھ تھے اور اب بڑھ کر ایک کروڑ 19 لاکھ ہو گئے۔ یوں کل آبادی کے 95 فیصد حصے کو غذائی ضمانت فراہم کی گئی۔ مزید برآں، ایسے نفوس، جن کو چاول فی کس 3 روپے کلو اور گندم 2 روپے کلو فراہم کیا جائے گا، کی تعداد 5 گنا بڑھ کر 13 لاکھ 77 ہزار سے 74 لاکھ 13 ہزار ہو گئی ہے۔ NFSA کا نفاذ ریاست کی تقریباً تمام آبادی کو غذائی ضمانت فراہم کرے گا اور بالخصوص اِس سے وہ لوگ مستفید ہوں گے، جنہیں سب سے کم دام پر اِس کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔

۳۵۔ جب تک راشن کی تقسیم کاری کا نیا نظام مستحکم ہوتا ہے اور لوگوں کی ضروریات کی حساسیت کا ادراک کرتا ہے، حکومت نے ''فوڈ اینٹائٹلمنٹ سکیم'' کو متعارف کرنے کا اہم قدم اُٹھایا ہے، جو ''فوڈ سیفٹی سکیم'' سے مختلف ہے اور

جس کے تحت چھ یا اِس سے کم افراد والے کنبوں کو پانچ کلو فی کس کا اِضافی راشن فراہم کیا جائے گا۔ اِس فلاحی اقدام پر آنے والے اخراجات ریاستی سرکار اپنے وسائل سے برداشت کرے گی۔

۳۶۔ ریاستی حکومت دستیاب وسائل کا اثر آفرین استعمال یقینی بنانے کے لیے مختلف اقدامات اُٹھانے کا پختہ عزم رکھتی ہے۔

۳۷۔ بجٹ کلاسیفکیشن اور اکاؤنٹنگ، جس کو اب قومی سطح پر اپنایا جارہا ہے، کو تبدیل کرکے، ریاست نے قابل ذکر حد تک اخراجات میں بچت کی ہے، اور اثاثہ بندی کے ضمن میں سرکاری خرچہ جات پر ٹھوس نظر گذر کے لیے راستہ ہموار کیا ہے۔

۳۸۔ حکومت نے پالیسی سازی کے طور وسائل کے ارتکاز کا راستہ اپنا لیا ہے۔ ہر چند کہ یہ حالیہ اِقدام ہے، اِس کے اب تک کے اثرات متاثر کُن ہیں۔ مثال کے طور پر صرف ایک سال کی مدت میں 500 پُل تعمیر کیے گئے ہیں، جبکہ پروجیکٹ کے تحت باقی ماندہ پُل رواں سال کے دوران مکمل کیے جائیں گے، جو کہ مکینوں، سکولوں، آنگن واڑیوں، ہسپتالوں اور دیگر کمیونٹی اداروں کو رابطہ فراہم کریں گے۔

۳۹۔ طریقہ ارتکاز (Convergence Mode) نے ایسے بہت سے اداروں جیسے سکولوں اور ہسپتالوں کے احیاء کے لیے ایک قابلِ عمل راستہ فراہم کیا ہے، جو نگہداشت اور وسائل کی عدم موجودگی میں خستہ حالی کے

شکار رہے ہیں۔ دیگر شعبہ جات جیسے فلڈ کنٹرول، مقامی رسل و رسائل اور باغبانی اِس نئی حکمتِ عملی سے مستفید ہو رہے ہیں، جس کے اندر مستقبل قریب میں دیہی منظرنامے کو بدل کے رکھ دینے کی قوت ہے۔

۴۰۔ نظام کو مضبوط و مستحکم کرنے کی ایک اور مثال وہ طریقِ کار ہے، جو حکومت 61 ہزار عارضی اور روزانہ اُجرتوں پر کام کرنے والے کارکنوں کے مسئلے سے نمٹنے کے لیے اپنا رہی ہے۔ فروغِ ہُنر کا ایک جامع پروگرام عملانے کے لیے زیرِ غور ہے، تاکہ ریکارڈ کی تصدیق و توثیق، بائیومیٹریکس اور اُن کی ہُنر مندی کی جانچ پرکھ مکمل ہوتے ہی اِس بڑی افرادی قوت کی مختلف محکمہ جات میں بامقصد تعیناتی ہو۔

۴۱۔ حکومت ''آدھار'' کو نظام کی ساخت و پرداخت میں ایک فیصلہ کن دستہ تصور کرتی ہے۔ شہریوں کی منفرد شناخت کے لیے NPR کی پیروی کرتے ہوئے حکومت نے ایک کروڑ 25 لاکھ کی کل آبادی میں سے ایک کروڑ 9 لاکھ افراد کا اندراج کیا ہے، جس میں سے 82 لاکھ نفوس کو آدھار کارڈ پہلے ہی فراہم کئے جا چکے ہیں۔ یہ پیش قدمی آئندہ برسوں میں ریاستی اور مرکزی سرکار سے حاصل ہونے والے فوائد و مراعات کی مستفیدوں کے حق میں براہِ راست منتقلی کو یقینی بنائے گی۔ یہ حکومت کی ادارہ جاتی صلاحیت کی بڑھوتری میں ایک اہم پیش رفت ہوگی، تاکہ اشیاء، خدمات، سہولیات اور دیگر مراعات کو لوگوں تک عمدگی سے پہنچایا جا سکے۔

۴۲۔ حکومت پبلک سروس گارنٹی ایکٹ کے اثر آفرین نفاذ کی وعدہ بند ہے، جو سابقہ سرکار نے منظور کیا تھا۔ یہ عوام کو با اختیار اور حکومتی مشینری کو ہر معاملے میں جوابدہ بنائے گا۔

۴۳۔ جموں و کشمیر کے لیے وزیر اعظم کا ترقیاتی منصوبہ ریاست میں سماجی و اقتصادی ترقی لانے کے لیے ایک پہل اور موقع ہے۔ وزیر اعظم کے منصوبے کو ایک ایسی معتدل حکمتِ عملی سے تعبیر کرنا صحیح ہوگا، جس سے ادارہ جاتی اصلاحات، تعمیر نو اور پائیدار ترقی ممکن ہوگی۔ اِس منصوبے کی غرض و غایت اور حکمتِ عملی یہ ہے کہ مکمل آبادی کی 'اپنی مدد آپ' کی صلاحیت کو بتدریج بڑھایا جائے۔

۴۴۔ اگلے دو برسوں میں حکومت کی اوّلین ترجیح یہ ہوگی کہ وزیر اعظم کے ترقیاتی منصوبے کو سُرعت کے ساتھ عملایا جائے، جو کہ حکومت کو نہ صرف آنے والی آفاتِ سماوی کا مقابلہ کرنے، بلکہ ہمہ پہلو اقتصادی نشو ونما کو یقینی بنانے کے بھی اہل بنائے گا۔ اِس سے ریاست میں سماجی و اقتصادی منظر نامے کو درپیش مشکلات کم ہوں گی۔

۴۵۔ شعبہ جاتی پیش بندیوں کو لے کر 80 ہزار کروڑ روپے کے اِس مکمل اِعانتی منصوبے کو اگلے پانچ سال تک عملایا جانا ہے۔ منصوبے کی سالانہ حد بندی کا دارومدار ریاستی سرکار اور اِس کے متعلقہ اداروں کی رقومات کو خرچ کرنے کی صلاحیت پر ہوگا۔

۴۶۔ ریلیف مد کے ایک بڑے حصے کو پہلے ہی اُن لوگوں میں تقسیم کیا گیا ہے، جن کے مکانوں کو جزوی یا کُلی نقصان ہوا تھا۔

۴۷۔ ریاست میں تجارت اور کاروباری سرگرمیوں میں سُرعت لانے کے لیے حکومت عنقریب سود کی اعانت فراہم کرے گی، جس سے کاروبار اور تجارت کے احیاء کے لیے خاطر خواہ مالی امداد پیدا ہوگی۔ اس اہم اقدام کے نفاذ کے لیے حکومت کو پہلے ہی وسائل حاصل ہو چکے ہیں۔

۴۸۔ POK رفیوجیوں کو انسانی ہمدردی کی بنیاد پر ریلیف فراہم کرنے کے لیے حکومتِ ہند سے رقومات موصول ہو چکی ہیں، جو گذشتہ چھ دہائیوں سے لٹک رہا ہے۔ حکومتِ ہند کی مشاورت سے اس ریلیف کو تقسیم کرنے کے طریقہ کار کو حتمی شکل دی جارہی ہے۔ مغربی پاکستانی رفیوجیوں کے سلسلے میں، جو دوسرا اہم انسانی مسئلہ ہے، اِس وقت ایک کمیٹی ممکنہ اقدامات پر غور کررہی ہے، جن کے تحت رفیوجیوں کو اِن کی گذر بسر اور رزق رسانی میں مدد فراہم کی جاسکے۔

۴۹۔ حکومت ترکِ سکونت کیے ہوئے افراد، بشمول کشمیری پنڈتوں، جو کہ نسلی تنوّع کا ایک حصہ ہیں، کی واپسی اور آبادکاری کی وعدہ بند ہے۔ انہیں اُس طریقے سے آباد کیا جانا چاہیے، جو اُن کے احساس عدم تحفظ کا سدِ باب کر سکے۔

۵۰۔ حکومت معاشی ترقی میں سرمایہ کاری کے لیے وسائل جٹانے میں

متفکر ہے۔ وزیراعظم کے ترقیاتی منصوبہ کی شکل میں حکومتِ ہند سے موصولہ امداد کے علاوہ، جو سسٹم میں 80 ہزار کروڑ روپے کی صورت میں سرمایہ ہے، حکومت عالمی بنک، ایشین ڈیولپمنٹ بنک اور جاپان انٹرنیشنل کواپریشن ایجنسی جیسی کثیر جہتی ایجنسیوں سے اِمداد طلب کر کے اِس سرکاری خرچے میں اضافہ کی خاطر نجی سرمایہ کاری کو متحرک کر رہی ہے۔

۵۱۔ نجی سرمایہ کاریاں، صنعت اور اِس کے متعلقہ شعبوں کے لیے ہی ضروری نہیں۔ ایک بہت ہی پریشان کن عنصر، جس کے ہماری ریاست کی اقتصادی نشو و نما پر شدید اثرات ہیں، زرعی شعبہ میں روبہ تنزل عوامی سرمایہ کاری سے تعلق رکھتا ہے۔ اِس رجحان کو فوری طور پر بدلنے، زراعت اور دیگر متعلقہ شعبوں خصوصاً باغبانی، پشو و بھیڑ پالن کے فروغ میں نجی سرمایہ کاروں کے لیے کشش پیدا کرنے اور ترغیبات فراہم کرنے کی ضرورت ہے۔

۵۲۔ باغبانی میں HIGH DENSITY MISSION دُور رس تبدیلیوں کا حامل ہے اور نجی سرمایہ کاروں کے لیے پسندیدہ مقام ہو سکتا ہے۔

۵۳۔ میری حکومت غیر آلودہ توانائی تک رسائی اور اِس کے لیے سرمایہ حاصل کرنے کی متمنی ہے، جو بہت سی ماحولیاتی ایجنسیاں فراہم کر رہی ہیں۔ یہ ہماری ریاست، جو کہ اپنی خوبصورتی اور وسائل کے لیے جانی جاتی ہے، کے ماحولیاتی نظام کو نقصان پہنچائے بغیر قابلِ بھروسہ ترقی کا عمدہ راستہ

معلوم ہوتا ہے۔

۵۴۔ ہماری ماحولیاتی میراث کو محفوظ رکھنے کے لیے حکومت ''گرین انڈیا مشن'' کو عملاتے ہوئے آب و ہوا میں تبدیلی کے بُرے اثرات کو قابو کرنے کی وعدہ بند ہے۔ ریاست میں ماحولیات کے تحفظ کے لیے ہم حکومتِ ہند کی مدد سے تین ''ایکو بٹالین'' قائم کرنے کی سوچ رہے ہیں۔

۵۵۔ نجی سرمایہ کاری کو راغب کرنے کے لیے حکومت پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ (PPP) کی حوصلہ افزائی کرے گی۔ اِس سے اُن تمام کا حوصلہ بلند ہونا چاہیے جو جموں و کشمیر میں حکومت یا مقامی انترپرینیروں کے ساتھ مل کر سرمایہ کاری کے خواہش مند ہوں۔ ابتدائی طور ۳۴ ITIs کا احاطہ PPP کے تحت کیا گیا ہے۔ حکومت سماجی خدمات کی انجام دہی کے لیے، بالخصوص صحت کے شعبہ میں، PPP کے امکانات تلاش کرے گی۔

۵۶۔ جبکہ حکومت سرمایہ جُٹانے کے لئے مناسب ماحول اور ترغیبات فراہم کرنے کی خاطر ہر قدم اُٹھائے گی، مگر ساتھ ہی یہ یقینی بنایا جائے گا کہ یہ موجودہ انتظامی طریقہ کار، قواعد اور آئینی ضوابط کے عین مطابق ہو۔

۵۷۔ اِقتدار کی غیر مرکوزیت کو مضبوط بنانے کے لیے حکومت جلد ہی میونسپل انتخابات منعقد کرانے کی وعدہ بند ہے۔ یہ ایوان قبل ازیں طے شدہ الیکشن شیڈول کو بروقت نہ عملائے جانے کی وجوہات سے پوری طرح باخبر ہے۔ حکومت پنچایتی انتخابات کو جلد سے جلد کرانے کی ضرورت سے آگاہ ہے،

جن کا انعقاد اِسی سال کرانا مطلوب ہے۔

۵۸۔ اِس خطبے کا اختتام کرتے ہوئے میں اِس بات کا خواہاں ہوں کہ قانون سازیہ کے تمام اراکین ثمر آور بحث وتمحیص میں حصہ لیں، خصوصاً جب وہ ایسے معاملات پر بحث کرتے ہوں، جو ہماری ریاست اور سماج کو درپیش ہیں اور ہمارے ان سب مسائل سے نمٹتے ہوئے ایک موافق طرزِ عمل اختیار کریں۔ مجھے قوی اُمید ہے کہ قانون سازیہ کے اِس ایوان میں اُن اقدامات سے متعلق اتفاق رائے پیدا ہوگا ،جن کے نتیجے میں امن اور معمول کے حالات بحال ہوسکیں اور ہماری ریاست کے لوگوں کے لیے خوشحالی کا دور دورہ ہو۔

جے ہند